۸۔ تحقیق نگار کو چاہئے کہ الفاظ میں ہیر پھیر اور اقتباسات میں ایسے حذف و ترمیم سے بچے جس سے مفہوم کے سمجھنے میں خلل واقع ہو۔ یہ اہل حق کا طریقہ نہیں، اہلِ باطل کا امتیاز ہے۔ اہلِ باطل اپنے غلط نظریات یا علمائے حق پر بے جا اعتراضات کے لیے یہ جھوٹا اور ناجائز حربہ استعمال کرتے ہیں۔ امامِ اہلِ سنت حضرت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآرا کتاب ''عباراتِ اکابر'' میں اس کی متعدد مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔ حال ہی میں ''مسجدِ اقصیٰ کی تولیت'' اور ''ارضِ فلسطین کی وراثت'' یہود کے حوالے کرنے کے لیے ایک نوجوان عالمِ دین نے جو مقالہ لکھا، اس میں مسلمانوں کے دل میں یہود کے لیے نرم گوشہ بنانے کے لیے یہ کہا کہ یہود حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر ایمان لے آئے تھے۔ صرف اتنا تھا کہ وہ انہیں بنو اسماعیل کا نبی سمجھتے تھے، بنو اسحاق کا نہیں۔ اس کے لیے مقالہ نگار نے پرلے درجے کی علمی خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاشیہ میں سورۃ البقرۃ آیت ۷۶ لکھنے پر اکتفا کیا۔ اب عام قاری تو دھوکے میں پڑ جائے گا لیکن اگر کوئی سورۃ البقرہ کی ۷۶ آیت پڑھنے کی زحمت کرلے تو اسے حیرت ہوگی کہ علم سے نسبت رکھنے والا کوئی ادنی شخص بھی اتنی بڑی حماقت یا خیانت کرسکتا ہے۔ آپ بھی اس آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کہ باطل دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے کیسے کیسے باطل طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ مذکورہ آیت کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

''اور جب یہ لوگ (منافق یہودی) مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں: کیا تم ان مسلمانوں کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ یہ مسلمان تمہارے پروردگار کے پاس جاکر انہیں تمہارے خلاف دلیل کے طور پر پیش کرے؟ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟''

www.alghanipublisher.com